دارالعلوم دیوبند میں

مفتیٔ اعظم مولانا محمد شفیع رحمہ کا سوگ

قاری محمد طیب قاسمی کے تاثرات

ناظم دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند۔انڈیا

دیوبند۔ ۶ اکتوبر کی صبح کو پاکستان ریڈیو سے یہ المناک خبر سن کر کہ آج شب میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتیٔ اعظم پاکستان نے داعی اجل کو لبیک کہا، دارالعلوم دیوبند کے علمی حلقے میں رنج وغم کے گہرے بادل چھا گئے ــ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ العالی، مہتمم دارالعلوم دیوبند پر اس حادثۂ فاجعہ کا سب سے زیادہ اثر تھا۔حضرت مفتی صاحب حضرت مہتمم صاحب کے معاصر اور تعلیمی زمانے کے ساتھی تھے۔ایک ساتھ دونوں نے پڑھا، ایک ساتھ حج کیا، ایک ہی ادارہ میں رہے۔حضرت مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند کے عظیم فرزند تھے۔

مدتوں دارالعلوم دیوبند میں حدیث و فقہ کے استاد اور صدر مفتی کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ وہ سینکڑوں کتابوں کے مصنف تھے، تفسیر میں تفسیر معارف القرآن ان کا عظیم کارنامہ ہے، تقسیم ملک کے بعد حضرت مفتی صاحب پاکستان تشریف لے گئے۔ وہاں کراچی میں دارالعلوم کے نام سے علوم دینیہ کی ایک بڑی درسگاہ قائم فرمائی۔حضرت مفتی صاحب پاکستان میں مسلک دیوبند کے عظیم داعی اور ترجمان تھے، انہیں حضرت تھانوی رحؒ سے خلافت حاصل تھی اور ان کے اجلہ خلفاء میں تھے۔مفتی صاحب کی ایک منفرد خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے وقت کے ہر اہم حادثے پر قلم اٹھایا ہے اور اس میں تحقیق وافتاء کا حق ادا کر دیا ہے۔ ان کا درجہ حضرت تھانوی رحؒ کی نگاہ میں ایسا تھا کہ وہ ان کی تحقیق اور علم پر کلیتاً اعتماد فرماتے تھے اور حضرت نے بہت سے مسائل پر مفتی صاحب سے مضامین مرتب کرائے، ان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اسلاف کا ذوق ان میں پوری طرح رچا بسا تھا۔ اور جزئی مسئلہ میں بزرگوں کے اتباع کو ضروری سمجھتے تھے۔مفتی صاحب اگرچہ آج ہم میں نہیں ہیں مگر ان کا علم ان کی دینی خدمات زندہ ہیں اور زندہ رہیں گی اور اس سے ان کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی دارالعلوم دیوبند میں حضرۃ مفتی صاحب کی وفات کی خبر معلوم ہونے پر فوراً کلمہ طیبہ اور قرآن کریم کا ختم کرا کر ایصال ثواب کرایا گیا ختم کے بعد حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے اپنی تعزیتی تقریر میں حضرۃ مفتی صاحب کے محاسن وکمالات بیان کرتے ہوئے انہیں دارالعلوم کے جوہر فرد سے تعبیر فرمایا، انہوں نے فرمایا کہ مفتی صاحب کے انتقال کی اطلاع سننے سے پہلے میں نے اسی شب میں یہ خواب دیکھا کہ کسی نے آکر یہ خبر دی کہ جنازہ تیار ہے اور بس آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔جس سے میں یہ سمجھا کہ کوئی متعارف شخصیت ہے جس کیلئے یہ بھی بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ کس کا جنازہ ہے حتیٰ کہ انتقال کی خبر سنتے ہی میری زبان پر یہ آیت کریمہ بے ساختہ جاری ہو گئی۔ لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم۔ آخر میں حضرۃ مفتی صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ ایصال ثواب کی غرض سے دارالعلوم دیوبند میں دو دن کی تعطیل کی گئی۔ ☆